



سوال

(205) کیا صدقہ فطر واجب ہے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا صدقہ فطر واجب ہے یا سنت ہے اور اسے کب ادا کرنا چاہیے؟ (سائلہ، امیث اللہ بنت محمد حسین فیصل آباد)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

صدقہ فطریاً زکوٰۃ الفطر سے وہ صدقہ مراد ہے جو رمضان المبارک کے اختتام پر واجب ہے۔ اور یہ غلام و آزاد، مرد، عورت، چھوٹے اور بڑے ہر مسلمان فرد پر واجب ہے۔ السید محمد سابق المصری رقم فرماتے ہیں: وہی واجب علی کل فرد من المسلمین، صغیر أو کبیر، ذکر أو أنثی، حر أو عبد۔ اور اس کے وجوب کی دلیل یہ حدیث ہے:

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ، وَالذَّكْرِ وَالْأُنْثَى، وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ» (صحیح بخاری باب فرض صفقۃ الفطر وراقی البوالعالیہ و عطاء و امن سیرین صدقۃ الفطر فریضتہ۔)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فطر کا صدقہ کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع فرض فرمایا، ہر غلام اور آزاد، مرد اور عورت اور چھوٹے اور بڑے کی طرف سے جو مسلمان ہوں اور عید الفطر کی نماز کے لئے نکلنے سے پہلے اس کے ادا کرنے کا حکم فرمایا۔ امام البوالعالیہ، امام عطاء اور امام محمد بن سیرین کے نزدیک صدقہ الفطر فرض ہے۔

ہر ایک جنس میں ایک صاع فرض ہے۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «كُنَّا نُغْطِيهَا فِي زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ زَيْبٍ» ، فَلَمَّا جَاءَ مَعَاوِيَةُ وَجَاءَتِ السَّمْرَاءُ، قَالَ: «أُرَى نَدَامِنَ بِهَا يُعْدَلُ نَدْمِينَ» (صحیح البخاری باب صاع من زيب ج اص ۲۰۴)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں ایک صاع اناج (گیہوں) کا یا ایک صاع کھجور کا یا ایک صاع جو کا یا ایک صاع منقہ کا ادا کیا کرتے تھے۔ جب معاویہ رضی اللہ عنہ مدینہ میں آئے اور گیہوں کی آمدنی ہوئی تو معاویہ کہنے لگے میں سمجھتا ہوں اس کا ایک مدد دوسرے اناج کے دود کے برابر ہے۔

فأخذ الناس بذلك

قال أبو سعيد: فأما أنا، فلا أزال أخرج أهدأ عشت " رواه الجماعة



قال الترمذي: والعمل على هذا عند بعض أهل العلم يرون من كل شيء صاعاً، وهو قول الشافعي، وإسحاق - (فقه السيرة ج ١ ص ٢٣٩)، تحفة الاحوذى ج ٢ ص ٢٤

کہ لوگوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے اجتہاد کو اپنا لیا تو حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تو اپنی زندگی میں ہر ایک جنس میں سے ایک پورا صاع ادا کرتا رہوں گا۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بعض اہل علم ہر ایک جنس میں پورے ایک صاع کے ہی قائل ہیں۔ امام شافعی اور امام اسحاق بن راہویہ کا بھی یہی قول ہے۔ اور یہی قول حدیث صحیح کے مطابق اور اقرب الی الصواب اور ہنی پر احتیاط ہے، گندم کے نصف صاع کے جواز میں اگرچہ کچھ احادیث مروی ضرور ہیں۔ مگر ان کی اسناد چنداں مضبوط اور تسلی بخش نہیں ہیں۔

ملفوظ

گندم چونکہ مدینہ منورہ کی اپنی پیداوار نہ تھی۔ بلکہ درآمد کی جاتی تھی، اس لئے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے گندم کی درآمد پر ٹھنڈے والے اخراجات کے پیش نظر اس کے نصف صاع کے کافی ہونے کا فتویٰ دیا تھا۔ مگر ہمارے دیار میں معاملہ اس کے برعکس ہے کہ گندم یہاں کی مقامی اور کثیر المقدار پیداوار ہے جو کہ پنیر، کھجور اور کشمش کے مقابلہ میں بہت ارزاں ہوتی ہے، اس لئے ہمارے دیار میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے اجتہاد اور فتویٰ کو کو بنیاد بنا کر صدقہ فطر گندم کا نصف صاع ادا کرنا سراسر غیر معقول بات ہے۔ لہذا اگر کسی نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے اس اجتہاد پر ہی عمل کرنا ہے تو اس کو چاہیے کہ وہ کھجور، کشمش وغیرہ درآمدی چیزوں کا نصف صاع ادا کرے۔ مگر سلامتی صرف اتباع رسول ﷺ ہی میں ہے۔ فانہم ولائکن من القاصرین۔

صاع نبوی کی تحقیق

صاع نبوی یا صاع ابن ابی ذئب پانچ رطل اور ۳ رطل کا تھا جو انگریزی اوزان کے اعتبار سے ۲ سیر ۰ اچھٹا ٹانک اور ۳ ماشہ کے برابر ہے۔ اب انگریزی نظام کی جگہ اعشاری نظام وزن جڑ پکڑ چکا ہے۔ لہذا اب حضرت مفتی مولانا محمد صدیق سرگودھوی رحمہ اللہ اور دوسرے اہل علم کے مطابق ایک صاع اڑھائی کلوگرام کے برابر ہوتا ہے، اس لئے اب غلہ کی ہر ایک جنس میں سے فی کس اڑھائی کلوگرام صدقہ فطر ادا کرنا فرض اور ضروری ہے۔

رقم اور نقدی کی صورت میں:

اگر کوئی شخص گندم یا چاول کے بجائے رقم یا نقدی کی صورت میں صدقہ فطر ادا کرنا چاہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ گندم یا چاول کی جو نوع (قسم) خود کھاتا ہے وہ اس کی قیمت فی کلوگرام کے حساب سے اڑھائی کلوگرام کی قیمت ادا کرے۔ مثلاً: اگر آپ پانچ روپے فی کلوگرام والا کھاتے ہیں تو آپ کو ساڑھے بارہ روپے فی کس ادا کرنے ہوں گے۔ اور اگر آپ ایک وقت چاول اور ایک وقت روٹی کھانے کا معمول رکھتے ہیں۔ اور آپ آٹھ پانچ روپے فی کلوگرام کھاتے ہیں۔ اور چاول انیس روپے کلوہوں تو اس حساب سے آپ کو تیس روپے فی کس ازراہ احتیاط ادا کرنے ہوں گے۔ اگر آپ ایک وقت چاول کھانے کے باوجود (صرف گندم یا) گندم کے آتے کی قیمت صدقہ فطر میں ادا کر دیں گے تو یہ بھی جائز ہے کیونکہ احادیث صحیحہ میں ایسی کوئی تفصیل مروی نہیں کہ دونوں وقتوں کی مختلف غذاؤں کا لحاظ رکھنا ضروری ہو۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ



ج 1 ص 565

محدث فتویٰ